CEDAW

The Treaty for the Rights of Women

عورتوں کی خلاف امتیازی سلوک کی خاتمے کا بین الاقوامی معاہدہ

عورتوں کی خلاف امتیازی سلوک کی خاتمے کا بین الاقوامی معاہدہ

Blue Veins®
(Women Welfare & Relief Services)
(N.W.F.P) PAKISTAN.
blueveins@brain.net.pk

تعارف کتابچہ

نام: عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا
بین الاقوامی معاھدہ **(CEDAW)**

اشاعت کنندہ: بلیو وینز

پتہ: پی او بکس 156 جی پی او پشاور کینٹ
(صوبہ سرحد) پاکستان

ای میل: blueveins@brain.net.pk

تاریخ اشاعت: جنوری 2006

تعداد: تین ہزار

عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے
خاتمہ کا معاھدہ CEDAW

اقوام متحدہ نے خواتین کے خلاف امتیازات کے خاتمے کے لیے اپنے 1979 میں ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں یہ کنونشن قائم کیا۔ اسے حقوق نسواں کے بین الاقوامی مسودہ قانون کے نام سے عموماً موسوم کیا جاتا ہے۔ پاکستان نے 1996 میں اس کنونشن کے چارٹر پر دستخط کیے۔ اس کنونشن میں حصہ لینے والے ممالک خود کو اس ذمہ داری کا پابند بناتے ہیں، کہ وہ عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کو مٹانے کے لیے مسلسل کام کرتے رہیں گے۔

آرٹیکل 1

حالیہ معاہدے کے مقاصد کے حصول کیلئے ''عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک'' کی اصلاح کا مفہوم یہ ہے کہ جنس کی بنا پر کوئی ایسا سلوک، امتناع، پابندی یا تفریق روا نہیں رکھی جاسکتی جو مردوں کے ساتھ برابری کی بناء پر اور ازدواجی حیثیت کے قطع نظر عورتوں کو حاصل ایسے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے حصول اور ان سے استفادہ کرنے پر اثر انداز ہو یا سیاسی، اقتصادی، سماجی، ثقافتی، شہری یا کسی بھی شعبہ حیات میں عورتوں کے استحقاق کی نفی کرے یا ان کی بجا آوری میں رکاوٹ کا باعث بنے۔

آرٹیکل 2

* فریق ریاستیں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے انسداد کیلئے مناسب قانون سازی کریں گی اور جہاں مناسب سمجھیں پابندی عائد کریں گی۔
* وہ قانون سازی سمیت ایسے تمام اقدامات کریں گی جن کے ذریعے عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا باعث بننے والے موجودہ قوانین، ضوابط رسم ورواج اور روایات میں ترمیم کی جاسکے یا نہیں ختم کیا جاسکے۔
* وہ اپنی قومی تعزیرات میں موجود ایسے تمام قوانین منسوخ کر دیں گی جو عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا باعث بن رہے ہوں۔

آرٹیکل 3

فریق ریاستیں تمام شعبوں، بالخصوص سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی میدان میں قانون سازی سمیت ہر ممکن اقدام کریں گی تاکہ عورتوں کی بھرپور ترقی اور خوشحالی کے عمل کو یقینی بنایا جاسکے اور انہیں مردوں کے ساتھ برابری کی بنا پر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیاں حاصل کرنے کی ضمانت دی جاسکے۔

آرٹیکل 4

۱۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان حقیقی برابری کے عمل کو تیز کرنے کیلئے فریق ریاستوں کی طرف سے جاری کردہ عارضی یا خصوصی اقدامات کو موجودہ معاہدے میں وضع کردہ تعریف کے مطابق ''امتیازی سلوک'' تصور نہیں کیا جانا چاہئے اور نہ ہی ایسے اقدامات کسی طور پر غیر مساوی یا علیحدہ معیارات کے جواز پر منتج ہوں گے بلکہ ان کا تسلسل اس وقت ختم ہو جائے گا، جب عورتوں کے حق کے حصول میں مناسب مواقع اور سلوک میں برابری کے اہداف حاصل کر لئے جائیں گے۔

۲۔ معاہدہ ہٰذا میں شامل اقدامات سمیت فریق ریاستوں کی طرف سے کیے جانے والے ایسے مخصوص اقدامات کو بھی،،امتیازی اقدامات،، تصور نہیں کیا جائے گا۔جن کا مدعا زچگی کے دوران عورت کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

آرٹیکل 5

فریق ریاستیں ایسے تمام ممکن اور مناسب اقدام کریں جن کی رو سے:

عورتوں اور مردوں کے طرز عمل کے سماجی وثقافتی نمونوں میں ضروری تبدیلی یا ترمیم کی جاسکے اور ایسے تمام تعصّبات، روایات اور رویوں کا خاتمہ کیا جا سکے جو مرد اور عورت میں سے ایک کے بہتر اور دوسرے کے کم تر ہونے کے رسمی مفروضوں یا عورتوں اور مردوں کے روایت پسندانہ کردار کی پاسداری کرنے کے تصورات پر مبنی ہوں۔

آرٹیکل 6

فریق ریاستیں قانون سازی سمیت ایسے تمام مناسب اقدامات کریں گی جن کے ذریعے عورتوں کی تجارت، استحصال اور عصمت فروشی کے رجحانات کا خاتمہ کیا جا سکے۔

آرٹیکل 7

فریق ریاستیں اپنے ملک کی سیاسی اور اجتماعی زندگی کی سطح پر عورتوں کے خلاف ہونے والے امتیازی سلوک کے خاتمے اور تدارک کیلئے تمام موزوں اقدامات کریں گے اور بالخصوص مردوں کے ساتھ برابری کی بنا پر عورتوں کے حسب ذیل حقوق کے حصول کو یقینی بنائیں گی۔

* تمام انتخابات اور رائے شماریوں میں رائے دینے کا حق اور انتخاب کے ذریعے قائم ہونے والے تمام اداروں کا انتخاب لڑنے کا حق۔
* ملک کی سیاسی اور اجتماعی زندگی سے تعلق رکھنے والی انجمنوں اور غیر سرکاری تنظیموں میں شرکت کرنے کا حق۔
* سرکاری حکمت عملی کی تیاری اور تعمیل میں شریک ہونے، سرکاری عہدہ حاصل کرنے اور سرکاری سطح پر جملہ سرگرمیوں میں فرائض منصبی انجام دینے کا حق۔

آرٹیکل 8

فریق ریاستیں ایسے تمام ضروری اقدامات کریں گی جن کے تحت عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابری کی بنیاد اور بلا امتیاز اپنی اپنی حکومتوں کی بین الاقوامی سطح پر نمائندگی کرنے کے مواقع حاصل کرنے اور بین الاقوامی تنظیموں کے کام میں شرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔

آرٹیکل 9

فریق ریاستیں عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر قومیت حاصل کرنے، بدلنے یا برقرار رکھنے کا حق دیں گی۔ وہ اس امر کو خصوصی طور پر یقینی بنائیں گی کہ کسی غیر ملکی فرد کے ساتھ شادی کرنے یا شادی کے دوران خاوند کی طرف سے شہریت تبدیل کر لینے کے باعث بیوی کی شہریت تبدیل نہیں ہوگی اور اس کے باعث وہ شہریت سے محروم نہیں ہوگی اور نہ ہی خاوند کے ملک کی شہریت اس پر مسلط کی جاسکے گی۔ تاہم، فریق ریاستیں بچوں کی شہرت کے لحاظ سے

عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیں گی۔

آرٹیکل 10

فریق ریاستیں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے انسداد کیلئے تمام مناسب اقدامات کریں گی تاکہ تعلیم کے شعبے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے مساوی حقوق کی ادائیگی کو یقینی بنایا جاسکے اور برابری کی بنا پر انہیں حسب ذیل مفادات یقینی طور پر میسر آسکیں۔

مردوں اور عورتوں کے کردار کے بارے میں قدامت پسندانہ تصورات کا ہر قسم کی تعلیم اور تعلیمی مدارج سے خاتمہ کرنا، یہ مقصد مخلوط تعلیم یا اس مقصد کیلئے مد ثابت ہونے والے دیگر طریقہ ہائے تعلیم کی حوصلہ افزائی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ مقصد خصوصی طور پر نصابی کتب، تدریسی طریقوں اور سکول پروگراموں پر نظر ثانی کرنے سے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔

آرٹیکل 11

فریق ریاستیں وہ تمام مناسب اقدامات کریں گی جن کی بدولت حصول روزگار کے شعبے میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تفاوت کا خاتمہ کیا جاسکے اور عورت اور مرد کی برابری کی بنا پر حسب ذیل حقوق کو بالخصوص عورتوں کیلئے یقینی بنایا جاسکے۔

* روزگار اور پیشہ اختیار کرنے کا آزادانہ حق، ترقی، تحفظ روزگار، سماجی مفادات اور بہتر شرائط ملازمت حاصل کرنے کا حق، اور اعلیٰ فنی اور جاریہ فنون کی تربیت اور ہنرمندی کے حصول سمیت پیشہ ورانہ تربیت، دوبارہ اور مزید تربیت حاصل کرنے کا حق۔
* سماجی تحفظ، بالخصوص ریٹائرمنٹ، بے روزگاری، بیماری، بڑھاپے یا کسی دیگر مجبوری معذوری کے باعث کام نہ کرسکنے کے دوران نیز بالمعاوضہ رخصت حاصل کرنے کا حق۔
* عورت کے حاملہ ہونے کی بنا پر یا رخصت زچگی حاصل کرنے کی صورت میں عورت کی ملازمت سے برطرفی کا امتناع کریں گی یا ایسے اقدامات پر پابندی عائد کریں گی نیز ازدواجی بنا

پر نوکری سے عورت کی برطرفی کا انسداد کریں گی۔

تنخواہ یا مناسب سماجی مفادات کے ساتھ رخصت زچگی کا طریقہ متعارف کرانا اور سابقہ نوکری، سنیارٹی اور الاؤنسز برقرار رکھنا۔

* عورتوں کے حمل کے دوران تحفظ فراہم کرنا اور انہیں ایسے کام میں رعایت دینا جو ان کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہو۔

اس آرٹیکل کے زمرے میں آنے والے امور کی بابت حفاظتی قانون سازی اور سائنسی اور فنی علوم کی روشنی میں نظر ثانی کی جائے گی اور جہاں ضروری ہو مناسب اعادہ، تنسیخ یا توسیع کی جائے گی۔

آرٹیکل 12

فریق ریاستیں صحت کے شعبے میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک ختم کرنے کیلئے تمام مناسب اقدامات کریں گی تاکہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر خاندانی منصوبہ بندی سمیت تحفظ صحت کی جملہ سہولتوں تک با آسانی رسائی حاصل ہو سکے۔

آرٹیکل ہٰذا کے پیرا (ا) میں دی گئی مراعات کے علاوہ فریق، ریاستیں عورتوں کو حمل اور عرصہ جنم کے دوران اور بچے کی پیدائش کے بعد بھی مناسب سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنائیں گی۔ اس ضمن میں جہاں ضرورت پیش آئے مفت سہولت اور بچے کی پرورش کے دوران مناسب خوراک بھی مہیا کی جاسکتی ہے۔

آرٹیکل 13

* فریق ریاستیں اقتصادی اور سماجی زندگی کے دیگر شعبوں میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کیلئے اقدامات کریں گی تاکہ انہیں بمطابق حسب ذیل، مردوں کے ساتھ برابری کی بنا پر یکساں حقوق حاصل ہوسکیں۔

* خاندانی مفادات کے حصول کا حق۔

* بنک قرضے، رہن کے ذریعے قرضہ یا دیگر مالی مفادات حاصل کرنے کا حق۔
* تفریحی سرگرمیوں، کھیلوں اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا حق۔

آرٹیکل 14

فریق ریاستیں دیہی خواتین کو درپیش مخصوص مسائل اور شمار میں نہ لائے جانے والے اقتصادی شعبوں سمیت دیہی خواتین کے اس کردار پر بھی غور کریں گی جو وہ اپنے خاندانوں کی اقتصادی کفالت کیلئے انجام دے رہی ہیں، فریق ریاستیں دیہی علاقوں پر بھی اس معاہدے کے اطلاق کیلئے مناسب اقدامات کریں گی۔

فریق ریاستیں دیہی علاقوں میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا تدارک کرنے کیلئے تمام مناسب اقدامات کریں گی تاکہ مردوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر عورتیں بھی دیہی ترقی کے ثمرات سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ اس ضمن میں فریق ریاستیں عورتوں کو حسب ذیل حقوق کی فراہمی یقینی بنائیں گی۔

* تمام سطحوں پر ترقیاتی منصوبوں کی تیاری اور عمل درآمد میں شریک ہونے کا حق۔
* خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات، مشاورت اور خدمات کے حصول سمیت تحفظ صحت کی خاطر خواہ سہولتیں حاصل کرنے کا حق۔
* سماجی تحفظ کے پروگراموں سے براہ راست استفادہ کرنے کا حق۔

عملی خواندگی سمیت غیر رسمی اور رسمی تعلیم وتربیت کی جملہ اقسام سے استفادہ کرنے اور کمیونٹی کی طرف سے پیش کردہ توسیعی خدمات سے مفادات حاصل کرنے کا حق تاکہ عورتوں کی فنی استعداد میں اضافہ ہوسکے۔

* اپنی مدد آپ کے تحت گروپ بندی یا تنظیمیں قائم کرنے کا حق تاکہ ملازمت کے حصول یا خودروزگاری کے ذریعے عورتوں کو اقتصادی رسائی کے مساوی مواقع میسر آسکیں۔

کمیونٹی کی تمام سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا حق۔

* زرعی قرضوں، کاروباری سہولتوں تک رسائی اور مناسب ٹیکنالوجی، زرعی اصلاحات اور اشتمال اراضی
کی سکیموں سے استفادہ کرنے کا حق۔
* مناسب رہائشی سہولتوں، بالخصوص رہائش، نکاس آب، بجلی، پانی، ٹرانسپوٹ اور دیگر مواصلاتی وسائل سے استفادہ کرنے کا حق۔

آرٹیکل 15

* فریق ریاستیں قانون کے سامنے عورتوں کو مردوں کے مساوی حیثیت عطا کریں گی۔
* فریق ریاستیں سول امور سے متعلق عورتوں کو مردوں سے ملتی جلتی قانونی حیثیت اور اسے بروئے کار لانے کے مساوی مواقع فراہم کریں گی، بالخصوص وہ عورتوں کے معاہدات طے کرنے اور جاگیروں کا انتظام کرنے کا مساوی حق دے گی اور عدالتی کاروائی کے تمام مراحل میں ان کیساتھ مساوی سلوک کریں گی۔
* فریق ریاستیں لوگوں کے آنے جانے اور رہائش یا سکونت حاصل کرنے کے سلسلے میں قانون کے بارے میں عورتوں اور مردوں کو مساوی حقوق عطا کریں گی۔

آرٹیکل 16

* فریق ریاستیں شادی اور خاندانی تعلقات کے معاملات میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا خاتمہ کرنے کیلئے تمام موزوں اقدامات کریں گی اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابری کی بنا پر بالخصوص حسب ذیل حقوق کی ادائیگی یقینی بنائیں گی۔
* شادی کرنے کا یکساں حق۔
* پوری آزادی اور خواہش کے مطابق شادی کرنے کا حق۔

* شادی کے دوران اور شادی کے خاتمہ کے وقت یکساں حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق۔
* بچوں کے جملہ امور کے سلسلے میں، ازدواجی حیثیت کے قطع نظر، مساوی حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق تاہم ہر صورت میں بچوں کے مفادات مقدم سمجھے جائیں گے۔
* بچوں کی تعداد اور پیدائش میں وقفے کے متعلق آزادی اور ذمہ داری سے فیصلہ کرنے کا حق اور ان حقوق کے مناسب استعمال کیلئے مطلوبہ معلومات، تعلیم اور وسائل سے استفادہ کرنے کا حق۔

بچوں کے بارے میں سرپرستی، نگرانی، امانت داری یا سپرداری حاصل کرنے کے یکساں حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق یا ایسے اداروں کے بارے میں یکساں حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق جہاں قومی قانون سازی کے لحاظ سے ایسے تصورات موجود ہوں تاہم ہر صورت میں بچوں کے مفادات مقدم سمجھے جائیں گے۔

میاں اور بیوی کی حیثیت سے خاندانی نام پیشہ یا روزگار اپنانے کے یکساں ذاتی حقوق جائیداد کی ملکیت، حصول انتظام، اسکی خرید فروخت خواہ یہ بلا لاگت ہو یا قیمت وصول کرنے کی غرض سے ہو اور اس کی بندوبست کرنے کے سلسلے میں خاوند اور بیوی کو یکساں حقوق کی ادائیگی

کسی بچے کی منگنی یا شادی کا کوئی قانونی اثر نہیں ہوگا۔ اور قانون سازی سمیت تمام ایسے ضروری اقدامات کیئے جائیں گے جن کے تحت شادی کی کم سے کم عمر متعین ہو سکے اور سرکاری ریکارڈ میں اس کا اندراج لازمی ہو سکے۔

آرٹیکل۔ 22-17

خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کو ختم کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل۔

ممالک کو کنونشن کے نفاذ پر ہر پانچ سال بعد ایک رپوٹ دینی ہے۔

کمیٹی کے لئے قواعد، طریقے اور میٹنگ کا شیڈول۔

کمیٹی۔ یو۔این کی جنرل اسمبلی کو رپورٹ کرے گی۔

مخصوص ایجنسیز کمیٹی کو اپنی سفارشات پہنچا سکتی ہیں۔

آرٹیکل۔ 30-23

زیادہ مئوثر حکومتی قانون سازی اور بین الاقوامی معاہدے وغیرہ پر کنونشن کا اثر نہیں پڑے گا۔
حکومتیں ان تمام اقدامات کو اپنائیں گی جن سے کنونشن میں دئے گئے حقوق کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔
کنونشن یو۔این کے سیکرٹری جنرل کے پاس منظوری کے لئے رکھی گئی ہے۔
کنونشن 20 ممالک کی منظوری کے بعد وجود میں آئی۔ ہر ملک جو اس منظور کرتا ہے وہ منظوری کے 30 د بعد کنونشن کا پابند ہو جاتا ہے۔ یو۔این کے سکیر ٹری جنرل کسی ملک کی شرائط کے ساتھ منظوری کی اطلاع تمام ممالک کو پہنچاتا ہے۔ اور وہ ان شرائط کو تسلیم کرنے سے انکار بھی کر سکتا ہے۔
ممالک کسی بھی وقت شرائط کو واپس لے سکتے ہیں۔ کنونشن کے نفاد میں جھگڑے کی صورت میں ممالک بین الاقوامی عدالت تک رجوع کر سکتے ہیں۔

ایسے تمام سماجی
نظام جن میں ایک صنف کو دوسری
صنف کے تابع کر دیا جائے بذات خود برے ہوتے ہیں
اور انسانی ترقی میں رکاوٹ کی بنیادی وجوہات میں سے ہیں۔ ہمارا
مطالبہ ہے کہ صنفی امتیاز سمیت عورتوں کے خلاف تمام
امتیازی سلوک ختم کر کے اس کی جگہ مکمل
برابری کا اصول رائج کیا جائے۔